مقام رسالت، اور مغرب کا متعصّبانہ رویہ

تحریر: ڈاکٹر اسرار احمد (بانی تنظیم اسلامی)

ملکہ برطانیہ نے اپنے اسلاف کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے بدنام زمانہ اور گستاخانہ کتاب ''شیطانی آیات'' کے مصنف شاتم رسول ملعون سلمان رشدی کو ''سر'' کے خطاب سے نوازا ہے۔ برطانیہ کے شاہی خاندان کی جانب سے مسلمانوں کی دل آزادی کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ ماضی میں بھی جب ہندوستان پر انگریز کی حکومت تھی تو اُس وقت بھی ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو انگریز سرکار نے اُس جھوٹے مدعی نبوت کو پورا تحفظ عطا کیا تھا اور اس کیفیت کو مشہور شاعر مولانا اکبرالہ آبادیؒ نے بڑی خوبصورتی سے اپنے شعروں میں یوں بیان فرمایا تھا کہ ؎

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ
گلے میں جو آئیں، وہ تانیں اُڑاؤ
کہاں ایسی آزادیاں تھیں میسر
''انا الحق'' کہو اور پھانسی نہ پاؤ!

یعنی اگر اُس دور میں اسلامی حکومت ہوتی تو مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کافر، مرتد اور واجب القتل کہلاتی۔ لیکن یہاں انگریز کی حکومت تھی، جس میں کھلی چھٹی تھی کہ چاہو تو خدائی کا دعویٰ کردو، نبوت کا دعویٰ کردو، رسالت کا اعلان کردو، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ کوئی پکڑنے والا نہیں، کسی دار و گیر کا کوئی اندیشہ نہیں۔ اُسی زمانے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک ''دعوتی'' خط امیر کابل کو بھی لکھا تھا کہ وہ اُس کی نبوت کو تسلیم کرلیں۔ جب وہ خط امیر کابل کے پاس پہنچا تو انہوں نے خط پر دو لفظ لکھ کر واپس کردیا کہ ''ایں جا بیا'' یعنی ذرا یہاں آ کر دعویٰ نبوت کرو تا کہ تمہیں پتہ چلے کہ کس بھاؤ بکتی ہے۔ وہ تو اہلیان پاکستان پر اللہ کا بڑا اکرم ہوا کہ 1974ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں مرزا غلام احمد اور اس کی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ ہوا۔ اور بعد میں ضیاء الحق نے امتناع قادنیت آرڈیننس جاری کیا تو اس فتنے کو دوبارہ یورپ کے ممالک جرمنی اور انگلستان نے پورا پورا تحفظ عطا کیا اور آج قادیانیت کا مرکز انگلستان ہی میں قائم ہے۔ پاکستان میں جب کبھی بھی شاتمان رسول کو گرفتار کیا گیا اور عدالتوں نے انھیں سزائیں بھی دیں تو گوری چمڑی والوں نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے مجرموں کو نا صرف چھڑایا بلکہ انھیں اپنے ملکوں میں بھی پناہ دی۔ بلکہ یہ انگریز کی پرانی روایت ہے اور اُسی روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے ملکہ برطانیہ نے ملعون سلمان رشدی کو نا صرف پناہ دی بلکہ ''سر'' کے خطاب سے بھی نوازا ہے۔ مغرب کی اس اسلام دشمن روایت کے بعد بھی اگر کوئی تہذیبی کشمکش کی حقیقت سے انکار کرے تو اُسے ''عقل کا اندھا'' ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔ پورا مغرب امریکہ کی زیر نگرانی، ایک منظم سازش کے تحت مسلمانوں کا رشتہ نبی اکرم ﷺ سے توڑنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل مغربی ممالک کے پرنٹ میڈیا میں پیغمبر اسلام کے توہین آمیز خاکوں کو شائع کیا گیا جس کے پس پردہ بھی یہی ناپاک جذبہ کارفرما تھا کہ مسلمانوں کے دلوں میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو عظمت اور توقیر پائی جاتی ہے اُس پر ضرب لگائی جائے اور نبی کائناتؐ کا تعلق ان کے امتیوں سے کمزور کیا جائے بقول اقبالؒ ؎

یہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو!

مغرب کے اسلام سے تعصب کے رویے کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یورپ کے کئی ممالک میں گستاخان اسلام اور گستاخان رسول کے لیے کوئی قانون اور سزا نہیں بلکہ ان کے لیے ان کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں جبکہ دوسری جانب یہودیوں پر ہونے والے مظالم کے واقعے ''ہولوکاسٹ'' (Holocast) کے منکرین کے لیے قید کی سزا کا

باقاعدہ قانون موجود ہے مگر جب پاکستان میں توہین رسالت کے مرتکب بدبخت مجرم کے لیے آئین کی دفعہ C-295 کے تحت سزائے موت کا قانون لاگو کیا گیا تو امریکہ اور یورپ کے ایوانوں میں صف ماتم بچھ گئی اور ہر دور میں انہوں نے اسی قانون کی تنسیخ کے لیے پاکستانی حکمرانوں پر دباؤ ڈالا ہے۔ مگر ابھی تک اس قانون کے خاتمے کی نوبت نہیں آسکی۔ امریکہ اور اس کا حلیف پورا یورپ ''عمدہ جمہوری روایات'' کا ''علمبردار'' ہونے کا دعویدار ہے مگر دوسری جانب وہ دنیا کے 150 کروڑ مسلمان آبادی کے دلوں پر چھریاں چلانے کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا اور عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانے کی تاک میں بیٹھا رہتا ہے۔ حالانکہ آپ کی عظمت کی حفاظت اور نگہبانی ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ برصغیر میں پھیلنے والے فتنے ''قادیانیت'' کے خلاف پاکستان میں بننے والا قانون اچھا فیصلہ تھا مگر درحقیقت یہ ادھورا فیصلہ ہے۔ اس لیے اس فیصلے سے ''قادیانیت'' کے فتنے کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔ یہ فتنہ جوں کا توں پنپ رہا ہے اور اپنے سرطان کی جڑیں ہمارے معاشرے میں پھیلا رہا ہے۔ اندرون ملک اس فتنے کا قلع قمع اگر ہوسکتا ہے تو صرف اور صرف مرتد کی سزائے قتل نافذ کرنے سے ہوسکتا ہے۔ دوسری جانب عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہونے والی بین الاقوامی سازشوں اور یورپ کے اسلام مخالف رویے کا علاج وہ ہے جس کو قرآن نے تکمیل رسالت قرار دیا ہے یعنی ''اللہ نے بھیجا حضرت محمدؐ کو غلبہ دین کے لیے''، اور ''بھیجا پوری نوع انسانی کے لیے۔'' اب ان دونوں باتوں کو جوڑیے۔ صغریٰ کبریٰ ملایئے تو بعثت محمدیؐ کا مقصد یعنی تکمیل رسالت کا آخری مرحلہ وہ ہوگا کہ جب کل نوع انسانی پر اللہ کا دین غالب ہوجائے گا۔ علامہ اقبال نے ''جواب شکوہ'' میں بڑی پیاری بات کہی ہے ۔

وقت فرصت ہے کہاں، کام ابھی باقی ہے!
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے!

موجودہ حالات میں اسلام اور مسلمانوں کے جو حالات ہیں، ان سے بعض اوقات بڑی مایوسی ہوتی ہے اور کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ ۔

سنبھلنے دے مجھے اے ناامیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

اس ''ناامیدی'' کے چکر سے نکلنے اور ''دامان خیال یار'' کو مضبوطی سے تھامنے کے لیے مسلمانوں کو قرآن اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حرز جان بنانا چاہیے کیونکہ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ اللہ کے دین کے غلبے اور اس کی اقامت کے لیے کمر کس لے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت وحمایت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاداری کے ساتھ مشروط ہے یعنی

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

چنانچہ جس مسلمان کو نبی کریمؐ سے وفا کا دعویٰ ہے وہ اللہ کے دین کی اقامت اور نبی کائنات کی عظمت کے لیے اُٹھ کھڑا ہو۔ ہم نے پاکستان بھی اس لیے قائم کیا تھا کہ ہم پاکستان کو اسلام کے اصول حریت، اخوت ومساوات کا نمونہ بنا سکیں۔ (شائع شدہ: نوائے وقت)